سوال

سلے ہوئے کپڑے کی حد بندی اور احرام کے نیچے شلوار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سلے ہوئے لباس کی حد بندی کیا ہے؟ کیا آج کل استعمال ہونے والی شلواریں احرام کے نیچے استعمال کی جا سکتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

ة!

مد!

ں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو اس کے لیے شلوار وغیرہ یا کوئی اور سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے، نہ سارے بدن پر اور نہ اوپر کے حصہ پر بنیان وغیرہ اور نہ نچلے حصہ پر شلوار وغیرہ پہننا جائز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ پوچھا گیا کہ محرم کیا لباس پہنے تو آپ نے فرمایا:

(یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ویقطعهما اسفل من الکعبین) (صحیح البخاري کتاب الحج باب ما یلبس المحرم...ح: 1542، صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة...ح: 1177)

ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے، اگر کسی کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔"

ں سے سائل کو یقینا معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ کون سا سلا ہوا لباس ہے، جو محرم کے لیے استعمال کرنا ممنوع ہے۔

رہ حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ سلے ہوئے لباس سے مراد وہ لباس ہے جو سارے بدن کی پیمائش کے مطابق سلا یا بنا گیا ہو جیسے کہ قمیص یا اوپر کے نصف حصہ کے لیے بنایا گیا ہو جیسے بنیان وغیرہ یا نچلے حصہ کے لیے مثلاً شلوار وغیرہ اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو صرف ہاتھ کے لیے بنایا گیا ہو مثلاً دستانے۔

(من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل) (صحیح البخاري جزاء الصید باب لبس الخفین...ح: 1841، صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة...ح: 1179)

نہ ملیں، وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے، وہ شلوار پہن لے۔"

اس حدیث میں موزوں کے کاٹنے کا ذکر نہیں ہے جس سے معلوم ہوا کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹنا واجب نہیں ہے اور پہلی حدیث میں جو کاٹنے کا ذکر ہے تو وہ اس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیش نظر منسوخ ہے۔ یہ مسائل مرد کے حوالے سے ہیں، جہاں تک حج یا عمرے کا احرام باندھنے والی ع

---

[1] صحیح بخاری، جزاء الصید، باب ما ینهی من الطیب للمحرم والمحرمة، حدیث: 1838

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی